20750 ـ کیا سابقہ سسر محرم ہے

سوال

مسلمان عورت کے سابقہ سسر کے ساتھ کس طرح کے تعلقات ہوں گے اور کیا اس کے آنے پر اس سے پردہ کرنے کرنا واجب ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت کا سسر اس کے لیے محرم ہوگا چاہیے خاوند نے اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دی ہو اس لیے کہ اللہ تعالی نے حرام کردہ عورتوں کے بیان میں فرمایا ہے :

اورتمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں النساء (23) ۔

تویہاں پر حرمت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہوجاتی ہے ، اس لیے اگر کسی مرد نے عورت سے عقد نکاح کرلیا تو خاوند کا والد (یعنی عورت کا سسر) اپنی بہو کا محرم بن جائےگا ، چاہیے خاوند نے اس سے ہم بستری بھی نہ کی ہو ۔

علماء کرام اسے محرمات بالمصاہرۃ (یعنی نکاح کی وجہ سے حرام کردہ) کا نام دیتے ہیں ۔

محرمات بالمصاہرۃ کی چار قسمیں ہیں :

1- جس سے والد نے نکاح کرلیا ہو (یعنی والد کی بیوی اوراسی طرح دادا کی بیویاں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوران عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو النساء (22) ۔

2 ـ بیوی کی والدہ اوراس کی نانیاں (یعنی ساس اورساس کی نانیاں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اورتمہاری بیویوں کی مائیں ... النساء (23) ۔

3 ـ ربيبة : (يعنى بيوى كى پہلے خاوند سے بچى) ربيبہ اس وقت حرام ہوگى جب مرد نے اس كى والدہ سے دخول كرليا ہو ، ليكن اگراس كى ماں سے صرف ابھى عقد نكاح ہى كيا ہو اوردخول نہيں كيا تو اس صورت ميں اس كى بيٹى يعنى ربيبہ حرام نہيں ہوگي ـ

اس كى دليل اللہ تعالى كا فرمان ہے :

اورتمہارى پرورش كردہ لڑكياں جو تمہارى گود ميں ہيں ، تمہارى ان عورتوں سے جن سے تم دخول كرچكے ہو ، اوراگر تم نے ان سے جماع نہيں كيا تو تم پر كوئي گناہ نہيں النساء (23) ـ

4 ـ بيٹے كى بيوى (يعنى بہو) اوراسى طرح پوتوں كى بيوياں ، اس كى دليل اللہ تعالى كا فرمان ہے :

اورتمہارے صلبى سگے بيٹوں كى بيوياں النساء (23) ـ

انتھى ـ ديكھيں جامع احكام النساء للعدوى (5 / 302) ـ

شيخ محمد ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

فرمان بارى تعالى ہے :

اورتمہارى پرورش كردہ لڑكياں جو تمہارى گود ميں ہيں ، تمہارى ان عورتوں سے جن سے تم دخول كرچكے ہو ، اوراگر تم نے ان سے جماع نہيں كيا توتم پر كوئي گناہ نہيں اورتمہارے صلبى سگے بيٹوں كى بيوياں النساء (23) ـ

تحريم مصاہرہ ميں يہ تين قسميں ہيں (يعنى شادى كى وجہ سے يہ تين قسم كى حرمت ہے) تواللہ تعالى كا فرمان تمہارى بيويوں كى مائيں يعنى مرد پر اس كى ساس جوكہ بيوى كى والدہ ہے اوراس كى نانى چاہے وہ اس سے بھى اوپروالى ہو(يعنى نانى كى ماں اوراس كى نانى وغيرہ ـ ـ)مرد پر حرام ہے ، چاہے وہ بيوى كى ماں كى جانب سے ہوں يا پھر اس كى والد كى جانب سے يہ صرف عقد نكاح كى وجہ سے حرام ہوجاتى ہيں ـ

جب كوئي مرد كسى عورت سے عقد نكاح كرے تواس پراس كى بيوى كى والدہ (يعنى ساس) اس كى محرم ہوگى چاہے اس نے بيوى سے جماع بھى نہ كيا ہو ، ـ يعنى اگرچہ بيٹى سے ہم بسترى نہ بھى كى ہو تو اس پر اس كى ماں حرام ہوجاتى ہے – فرض كريں اگر بيٹى فوت ہوجاتى ہے يا اسے طلاق دے دى جائے تو وہ اس كى والدہ (يعنى اپنى ساس) كا محرم ہوگا ـ

اوراگر فرض كريں كہ جس لڑكى سے مرد نے نكاح كيا ہو اوراس سے دخول نہيں ہوا تو اس لڑكى كى ماں اپنے داماد كے ليے محرم شمار ہوگى وہ اس كے سامنے اپنا چہرہ ننگا كرسكتى ہے اوراس كےساتھ سفر كرسكتى اور خلوت

بھی کرسکتی ہے اس میں کوئي حرج نہیں ۔

اس لیے کہ بیوی کی والدہ (ساس) اوراس کی نانی صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہوجاتی ہیں اس کی دلیل اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کا عموم ہے :

اورتمہاری بیویوں کی مائيں النساء (23) ۔

اورعورت صرف عقد نکاح کی بنا پر مرد کی بیوی بن جاتی ہے ۔۔

اوراللہ تعالی کا فرمان :

اورتمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں

اس سے مراد بیٹے کی بیوی (جسے بہو کہا جاتا ہے) چاہے وہ اس سے بھی نیچے کی نسل میں ہو (یعنی پوتا اورپوتے کا بیٹا وغیرہ ۔۔۔ الخ) وہ اس کے والد پر صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہوجائے گی اوراسی طرح دادا پر پوتے کی بیوی بھی صرف عقد نکاح سے حرام ہوجائے گی ، اس کی دلیل اللہ تعالی کے فرمان کا عموم ہے :

اورتمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں ۔

اورعورت صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند کی بیوی بن جاتی ہے ۔ انتھی ۔ دیکھیں کتاب الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (2 / 591) ۔

واللہ اعلم .